اسلام میں پاکیزگی کی اہمیت

از مولانا عبد الطیف

ایک مومن آدمی سے ایمان بہت سے تقاضے کرتا ہے۔ جن میں سے ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے جسم و لباس کو بھی پاک صاف رکھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ (الطہور شطر الایمان) کہ صفائی و پاکیزگی جزو ایمان ہے۔ (مسلم) اور دوسری روایت میں ہے کہ نصف ایمان ہے۔ (ترمذی) اور ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ آدمی اپنے ظاہر و باطن دونوں کو پاک و صاف رکھے ایمان کی تکمیل کے لئے یہ بھی لازمی ہے کہ ہم اپنے جسم و لباس کی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ اپنے باطن کو بھی شرک و کفر اور گناہ و معصیت کی گندگیوں سے بھی پاک و صاف رکھیں۔

خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں منصب نبوت کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاکی و صفائی کا بھی حکم ملا ہے۔

یا ایھا المدثر' قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر۔ والرجز فاھجر (المدثر ۵)

ترجمہ:۔ اے کپڑا لپیٹنے والے اٹھ اور (مکہ والوں کو اللہ کے عذاب سے) ڈرا اور اپنے مالک کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ۔ اور بتوں کی پلیدی سے الگ رہ۔

اس کا دوسرا رخ ظاہری پاکیزگی ہے جو جسم و لباس مکان اور افکار و اعمال سے متعلق ہے۔

قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ (ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین (بقرہ ۲۲۲) بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔

اسلامی حیات میں پاکیزگی و طہارت کے مقام کو سمجھنے کے لئے ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد رہنی چاہئے۔

مفتاح الصلوٰۃ الطہور (ترمذی) نماز کی چابی طہارت ہے (یعنی پاکیزگی کے بغیر نماز بھی قبول نہیں ہے) طہارت عبادت کی مقبولیت کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے خود بھی عبادت کا مرتبہ

رکھتی ہے۔ قرآن پاک میں ہے کہ نماز سے پہلے ظاہری اعضاء کی صفائی کرنا فرض ہے

یا ایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم و ایدیکم الی المرافق وامسحوا برئوسکم وارجلکم الی الکعبین وان کنتم جنبا فاطہروا ...... (المائدۃ ۔ ۶)

ترجمہ :۔ اے ایماندار لوگو جب تم کھڑے ہو طرف نماز کی پس تم دھوؤ اپنے مونہوں کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک (یعنی کہنیوں سمیت) اور اپنے سر پر مسح کرو۔ اور دونوں پاؤں دونوں ٹخنوں تک دھوؤ اور اگر تم کو نہانے کی حاجت ہو تو اچھی طرح پاک ہو جاؤ (یعنی غسل کرو)

ہفتہ میں ایک مرتبہ غسل کرنا

اس کے علاوہ ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ غسل کرنے کو ضروری قرار دیا ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ للہ علی کل مسلم حق ان یغتسل فی کل سبعۃ ایام یوما (بخاری)

"ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ ہفتہ میں ایک دن غسل کرے"

جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے عید اور بڑی خصوصیت کا دن ہے اس لئے جمعہ کے دن غسل کی تاکید کی گئی ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم "جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے" (بخاری)

جسمانی طہارت کی اہمیت

اسلام کو گندگی و بدبو سے ازلی دشمنی و نفرت ہے۔ خواہ وہ کسی قسم کی ہو۔ یا مقدار میں کتنی ہی کم کیوں نہ ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام عامل تھے۔ محنت و مزدوری اور مصروفیات کی وجہ سے وہ غسل نہ کر سکے۔ اور ان کے جسموں سے پسینے کی بو آرہی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہارے لئے بہتر تھا کہ تم غسل کر لیتے۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے گندے اور بدبو دار رہنے کی سختی سے ممانعت کی ہے۔ اسلام اس معاملہ میں اس قدر حساس ہے کہ دانتوں اور منہ کی صفائی کا بھی سختی سے حکم دیتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع کل صلوۃ (بخاری)

ترجمہ:۔ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

بول و براز میں احتیاط کی اہمیت

اسلام نے پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہ کرنے کو بھی گناہ شمار کیا ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ایسے انسانوں کے متعلق جنہیں قبر میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا۔ یعذبان و ما یعذبان فی کبیر ثم قال بلی کان احدھما لایستتر من بولہ و کان الاخر یمشی بالنمیمۃ (بخاری) کہ انہیں عذاب کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہ کرنے اور چغل خوری کی وجہ سے ہو رہا ہے"

اسلام کی حساسیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچے لہسن اور پیاز کی بدبو بھی گوارہ نہیں ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من اکل ثوما او بصلا فلیعتزل مسجدنا و لیقعدن فی بیتہ (موطا امام مالک)

ترجمہ:۔ جس نے (کچا) لہسن کھایا۔ یا (کچا) پیاز کھایا وہ ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔

اسی طرح سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ

من اکل من ھذہ الشجرۃ فلایقرب مساجدنا یوذینا ریح الثوم (موطا مالک)

اسی طرح سو کر اٹھنے کے بعد ہاتھ دھوئے بغیر پانی کے ٹب میں ہاتھ ڈالنے سے منع کیا ہے۔ کیونکہ

سونے کی حالت میں اپنے ہاتھ کے مقامات سفر سے بے خبر ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

پہلی قوموں کی طرح آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی صرف ظاہری صفائی کو تہذیب و تمدن اور ثقافت سمجھا جاتا ہے جبکہ طہارت پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ اور ان قوموں میں اسلام کی مطلوبہ پاکیزگی و طہارت مفقود ہے۔

لباس اگر میلا ہو جائے یا اس پر دھبہ آجائے تو مہذب لوگ فوراً چیخ اٹھتے ہیں۔ یہ درست ہے لیکن آنکھوں سے نظر نہ آنے والی گندگی خواہ کتنی مقدار میں ہو اسے صاف کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔

ہم مسلمانوں کو دعوت عمل دیتے ہیں اور احادیث مبارکہ و سنن صحیحہ سے طہارت کے آداب کی نشاندہی کرتے ہیں۔

سو کر اٹھنے کے آداب

(۱) نیند سے اٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا تاکہ نیند کا خمار دور ہو جائے۔

(۲) اور تین مرتبہ ناک کو جھاڑنا (شمائل ترمذی)

(۳) جب آنکھ کھلے تو یہ دعا پڑھنا الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیہ النشور (بخاری، ابوداؤد)

(۴) سو کر اٹھنے کے بعد مسواک کرنا (ابوداؤد)

(۵) برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو اچھی طرح دھونا (بخاری، مسلم)

بیت الخلاء کے آداب

(۱) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم اندر رکھنا۔

(۲) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھنا۔ اللھم انی اعوذبک من الخبث و الخبائث (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

(۳) بیت الخلاء میں اللہ کے نام کی کوئی چیز نہ لے جائیں انگوٹھی وغیرہ جس پر اللہ رب العزت یا محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہو تو اسے اتار کر باہر ہی رکھ جائیں فراغت کے بعد باہر آ کر پہن لیں (نسائی ترمذی)

(۴) کھلے میدان میں رفع حاجت کے وقت منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف کرنا منع ہے۔ جبکہ موجودہ

دور میں چار دیواری کے اندر یا کسی اوٹ میں اس کی اجازت ہے (مسلم)

(۵) جب بدن ننگا کریں تو آسانی کے ساتھ جتنا نیچا ہو کر ازار کھول سکیں اتنا ہی بہتر ہے (ترمذی ابوداؤد)

(٦) رفع حاجت کے وقت شرم گاہ کو دایاں ہاتھ مت لگائیں۔ بلکہ بایاں ہاتھ (استنجے وغیرہ کے لئے) استعمال کریں (بخاری، مسلم)

(۷) دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے (مسلم)

(۸) پیشاب، پاخانے کی چھینٹوں سے بہت بچیں کیونکہ اکثر عذاب قبر پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے سے ہوتا ہے۔ (ترمذی)

(۹) پیشاب کرنے کے لئے نرم جگہ تلاش کریں تاکہ پیشاب کی چھینٹیں نہ اڑیں اور زمین جذب کرتی جائے۔ (ترمذی)

(۱۰) راستے میں اور سائے کی جگہ میں رفع حاجت کرنا منع ہے (مسلم)

(۱۱) استنجا کرنے کے لئے کم از کم تین پتھر استعمال کرنے چاہئیں۔ (مسلم)

(۱۲) گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنا منع ہے (مسلم)

(۱۳) کھڑے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے (مسلم)

(۱۴) رفع حاجت کے لئے پردے کا اہتمام ضروری ہے (ابوداؤد)

(۱۵) بعض جگہ بیت الخلاء نہیں ہوتا۔ اس وقت ایسی آڑ کی جگہ میں رفع حاجت کرنا چاہئے جہاں کسی دوسرے آدمی کی نگاہ نہ پڑے۔ (ابوداؤد)

(۱٦) سوراخ میں پیشاب کرنا منع ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت! بعض اوقات سوراخ میں سانپ بچھو یا کسی دوسرے موذی جانور کا امکان ہوتا ہے بعض اوقات جنات بھی ایسی جگہوں میں رہتے ہیں۔

(۱۷) استنجا کرنے کے بعد مٹی (یا صابن وغیرہ) سے ہاتھ صاف کرنے چاہئیں (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت! استنجا کرنے کے بعد ہاتھ صاف کرنے کے لئے کلمہ شہادت پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

(۱۸) رفع حاجت کے دوران میں بات کرنا منع ہے۔ (مسلم)

(۱۹) رفع حاجت کے بعد پتھر لینے سے طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔ وضو کرنا ضروری نہیں۔ (مسلم)

(۲۰) بیماری بڑھاپا یا سردی کی وجہ سے برتن میں پیشاب کرنا درست ہے۔ (ابو داؤد' نسائی)

(۲۱) بیت الخلاء سے نکلتے وقت دایاں پاؤں باہر نکالیں اور یہ دعا پڑھیں۔ غفرانک (ابو داؤد' ترمذی' نسائی)

(جاری ہے)

بقیہ : کشمیر خوفناک سازش کے نرغے

ہیں۔ عین اس وقت جب پوری قوم کشمیر کے مسئلہ پر ہڑتال کے لئے تیاری کر رہی تھی پوری قوم مل کر متحدہ جلسے اور جلوس منعقد کرنے کا پروگرام بنا رہی تھی غداران قوم نے ۳ فروری کو سرحد کی مسلم لیگ اور اے این پی کی مشترکہ حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کر دی۔ قرارداد پیش کرنے والوں نے جس طرح مسلم لیگی ارکان کے ایمان کو خریدا ان کا پروگرام یہ تھا کہ اس قسم کی اشتعال انگیزی کر کے مسلم لیگ کو ہڑتال کے خلاف اقدام کرنے پر مجبور کر دیا جائے۔ مگر قائد حزب اختلاف نے کمال فراست کا ثبوت دیا اور ہڑتال کی حمایت جاری رکھی اس طرح یہ منصوبہ بظاہر ناکام ہو گیا۔ اللہ ہمارے عوام کو سمجھ دے کہ وہ محب وطن اور غدار وطن کے درمیان امتیاز کر سکیں۔ آمین

بقیہ :۔ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ

کی تالیف و تصنیف سے ہوا ہے ورنہ ابن حزم کی متعصبانہ راستے پر کاربند ہو کر دہلوی مولوی صاحب نے جو کارروائی شروع کی تھی۔ اس کا نتیجہ انہوں نے بھگت لیا ہے (سیف الصارم صہ ۲۲۔۲۱)